بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

اسلامی بینکاری نظام کی مضبوطی کے لئے اجتہادی کاوشیں اور اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اصول وضوابط۔

دورِ حاضر کا اسلامی بینکاری نظام اور اسلامی طرز پر کاروبار کرنے والے اسلامی مالیاتی اداروں کا کام ماشاء اللہ نہ صرف پوری دنیا میں پھیل چکا ہے بلکہ اب یہ دیگر تمام مالیاتی نظاموں پر چھا جانے کے مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم وغیر مسلم اس کی خدمات سے مستفید ہونے کے لئے علماء کرام سے اس کی جزئیات کی معلومات حاصل کرنے اور اس کے اصولوں کو سمجھنے کی فکر میں ہیں، چنانچہ مختلف ادارے اس سلسلہ میں آگہی پروگراموں کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں دیگر اہم اداروں کے علاوہ ......ادارۃ الاقتصاد الاسلامی ...... نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تعاون سے مختصر عرصے میں متعدد سیمینارز اور ورکشاپس کا اہتمام کیا، جن سے علماء کرام، طلبائے مدارس دینیہ اور اساتذہ ءکلیات وجامعات نے خوب استفادہ کیا ہے۔ راقم کو بھی ذاتی طور پر متعدد پروگرامز میں شرکت کرنے، بعض شہروں میں خود آگہی پروگرامز منعقد کرانے اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر بعض سیمنارز اور ورکشاپس میں شرکت کرنے یا بحیثیت مدرب گفتگو کرنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ راقم نے یہ محسوس کیا کہ ہر جگہ شرکاء کے بعض سوالات مشترک ہیں، ان میں سے ایک اہم سوال یہ ہے کہ پاکستان میں رائج اسلامی بینکاری اور اب دنیا کے دیگر ممالک میں پھیلتی ہوئی اسلامک فنانس کا اسلوب ایک ہی ہے یا مختلف؟ نیز ان کے کوئی مشترکہ اصول وضوابط بھی ہیں یا ہر بینک کی اپنی اپنی فقہ اور اپنا اپنا آئین ہے جس پر وہ چل رہے ہیں؟

اس سوال کا جواب ہر فورم پر مقررین کی جانب سے دیا جاتا ہے، اس سوال کی اہمیت کے پیش نظر اس بار ہم یہ جواب شاملِ اداریہ کر رہے ہیں......

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان (جس کا راقم بھی تین سال تک رکن رہا ہے) کو یہ اعزاز

☆ بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆

حاصل ہے کہ دنیا بھر کے اسلامی اداروں میں سے اس نے سب سے پہلے اسلامی معیشت پر کام کیا اور ایک مفصل رپورٹ مرتب کی جس میں یہ واضح کیا گیا کہ اسلامی معیشت اور سود سے پاک بینکاری کے خدوخال کیا ہوں گے۔ اس رپورٹ کو عالمی سطح پر زبردست پذیرائی حاصل ہوئی...... یہ رپورٹ، بلاسود بینکاری رپورٹ کے نام سے معنون ہے اور اس کی اشاعتِ اول ۱۵ جون ۱۹۸۰ کو ہوئی۔ انگریزی میں تیار اور شائع ہونے والی اس رپورٹ کا نام Elimination of Riba from the Economy and Islamic Modes of financing رکھا گیا۔ ماہرین معاشیات وبینکاری، نیز علمائے کرام کی مرتب کردہ اس رپورٹ کو کونسل میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا اور بعض ترامیم کے بعد تمام اراکین نے متفقہ طور پر اس کی منظوری دی، یوں بین الاسلامی سطح پر اسے متعارف کرایا گیا، چنانچہ اسی سے استفادہ کرتے ہوئے پی ایل ایس اکاؤنٹس اور اسلامی بینکاری کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل کونسل ۱۹۶۲......تا ۱۹۸۳ سودی نظام کے خاتمہ کے لئے متعدد سفارشات پیش کرچکی تھی۔

جبکہ ۱۵ فروری ۱۹۹۲ کو اسلامی نظام معیشت پر ایک جامع رپورٹ کونسل نے مرتب کی جس میں اسلام کے معاشی نظام، نظام بینکاری اور نظام اراضی وزراعت پر مفصل مقالات شامل ہیں۔

اس تمام جدوجہد کے نتیجہ میں ملک میں اسلامی بینکاری کا آغاز ہوا، اور پھر یہ سلسلہ دنیا کے دیگر ممالک تک دراز ہوتا چلا گیا۔

ادھر ۱۹۹۱ میں اسلامی معیشت وبینکاری کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنے اور پوری دنیا میں یکساں اسلامی بینکاری نظام رائج کرنے کے لئے آیوفی (AAOIFI) کے نام سے ایک ادارہ کا قیام عمل میں آیا جس میں دنیا بھر سے علماء کرام و ماہرینِ معاشیات و اقتصادیات شامل ہیں۔ اس ادارے کا سیکرٹریٹ بحرین میں ہے۔

ادارہ کو چلانے والا اس کا ایک بورڈ آف ٹرسٹیز ہے جو ۱۹، ارکان پر مشتمل ہے ان کا چناؤ ادارہ کی جنرل اسمبلی ۵ سال کے لئے کرتی ہے، یہ ارکان مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہوتے ہیں، جن میں علماء، اسکالرز، بینکار، صنعتکار، شریعہ ایڈوائزرز، قانون دان، اسلامی مالیاتی اداروں کے صارفین وغیرہ۔ علاوہ ازیں اس ادارے کی جنرل اسمبلی میں ادارے کے تمام بانی وغیر بانی اور مبصر اراکین شامل ہوتے ہیں، ادارے کے اندر ایک مجلس شرعی ہے جس کے اراکین کی تعداد بیس تک ہوتی

ہے۔ یہ اراکین آیوفی کے رکن بینکوں ومالیاتی اداروں کے شریعہ مشیران اور ماہرین فقہ میں سے لئے جاتے ہیں۔ یہ مجلس شرعی ایک لحاظ سے جدید مالیاتی امور پر غور وفکر کر کے مسائل کا حل پیش کرنے والا اجتماعی اجتہاد کا ایک جدید ادارہ ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اسلامی مالیاتی اداروں کو درپیش نئے مسائل کا حل اجتماعی اجتہاد کے ذریعہ پیش کیا جائے، چنانچہ پیش آمدہ امور پر موضوع کے اعتبار سے دنیا بھر کے ماہر فقہاء تک رسائی حاصل کی جاتی ہے اور قرآن وسنت اور مقتدی فقہی مذاہب کی روشنی میں عصر حاضر کے علماء کی آراء حاصل کی جاتی ہیں۔ جب بھی کسی شرعی معیار کی تیاری مقصود ہوتی ہے تو اس کا ایک مسودہ فقہ میں اچھی دسترس رکھنے والے علماء سے تیار کروایا جاتا ہے، پھر اسے مجلس شرعی کی چار ذیلی کمیٹیوں کو پیش کیا جاتا ہے، جو معیار کے مسودے پر بحث وتمحیص کے بعد اپنی آراء پیش کرتی ہیں تب مسودہ مجلس شرعی میں منظوری کے لئے جاتا ہے۔ جس کے ساتھ کمیٹیوں کی مفصل آراء واستدلالات بھی منسلک ہوتے ہیں، مجلس شرعی میں ان پر کھلا مباحثہ ہوتا ہے اور اتفاق رائے سے معیار تیار کر کے ایک عمومی جلسہ سماعت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ سماعت میں علماء کرام اور قابل قدر ماہرین معاشیات، بینکوں اور مالیاتی اداروں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور انہیں معیار پر اپنی آراء یا تحفظات کے اظہار کا پورا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں اگر ایسے امور ظاہر ہوں جن کا معیار کی درستگی سے تعلق ہو تو ان پر مجلس شرعی میں دوبارہ غور ہوتا ہے اور اس طرح کوئی بھی معیار تیار ہو کر مجلس شرعی سے حتمی منظوری حاصل کرتا ہے۔

مجلس شرعی کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اسلامی مالیاتی اداروں کے امور میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرے، اور بینکوں اور مالیاتی اداروں سے وابستہ مفتیان کرام کے فتاوی کے اطلاقات میں بھی تضادات کو رفع کرنے اور شریعت سے ہم آہنگ نئے مناہج اور امکانات پیدا کرنے کی جستجو کرے۔ جب کبھی اسلامی مالیاتی اداروں کی جانب سے یا ان میں قائم شرعی نگراں کمیٹیوں کی جانب سے بعض قابل نقاش وقابل تحقیق مسائل مجلس شرعی میں پیش ہوتے ہیں تو ان پر فقہی نظر سے غور وفکر کرنے کے بعد اگر اجتہاد کی ضرورت ہو تو اجتماعی اجتہاد کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور معاصر فقہاء کی اجتہادی آراء کی روشنی میں راجح کی تعیین یا فیصلہ کن ثالثانہ کردار بھی آیوفی کی مجلس شرعی کے دائرہ اختیار میں ہے۔

اس طرح آیوفی ایک ایسا ادارہ ہے جس نے مذکورہ بالا انداز کو اپناتے ہوئے اسلامی

بینکوں اور اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے ایسے شرعی معیارات مرتب کردیئے ہیں جن سے پوری دنیا میں ہونے والی اسلامی بینکاری کے لئے اصول عمل (معیارات) وضع ہوگئے ہیں جن پر آج عمل پیرا ہوکر اسلامی بینکاری بہتر مستقبل کی جانب گامزن ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان معیارات کو اپنانے والے بینکوں اور مالیاتی اداروں کا نظام یکساں ہے اور ان میں اب کوئی تفاوت نہیں۔

اس ادارہ نے پہلے پہل اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اکاؤنٹنگ اور آڈیٹنگ کے معیارات Standards تیار کئے، اور بعد ازاں شرعی معیارات(Sharia Standards) کی تیاری پر کام کیا اور اب تک ۵۸ معیارات جاری ہوچکے ہیں۔ یہ معیارات عربی زبان میں تیار ہوئے تھے پھر ان کا انگریزی میں اور اب اردو میں ترجمہ ہوا ہے۔ راقم کو بھی اردو ترجمہ کے مراحل میں نظر ثانی کے حوالہ سے خدمت کا موقع ملا اور یوں ان میں سے بہت سے معیارات کا مطالعہ بھی ہوگیا۔

آیو فی کے شرعی معیارات فی زمانہ جدید مالیاتی مسائل کا مجتہدانہ حل پیش کرتے ہیں، اور یہ اسلامی بینکاری نظام کی مضبوطی کے لئے اجتہادی کاوشوں کی بہترین صورت ہے نیز اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے یہ اصول وضوابط کا کام دیتے ہیں جن سے پوری دنیا میں قائم اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے مستفید ہوکر شرعی اصولوں کی پابندی کے ساتھ اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

مروجہ اسلامی بینکاری کو سمجھنے کے لئے ان معیارات کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

علماء کرام اور مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو ان معیارات کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ وہ اسلامی بینکاری کے حقیقی خدوخال اور ان کے لئے وضع کئے گئے اصولوں سے روشناس ہوسکیں۔ بعض مدارس میں یہ معیارات پہلے ہی سبقاً سبقاً پڑھائے جاتے ہیں دیگر مدارس کو بھی ان کی تدریس ومطالعہ کا اہتمام کرنا چاہئے، تاکہ جدید مالیاتی فقہی مسائل کو سمجھنے میں طلبہ کو آسانی ہو اور وہ مستقبل میں اسلامی بینکاری نظام میں اپنا مثبت کردار ادا کرسکیں۔